صداقت اسلام

یعنی

اسلام کے محاسن کی نسبت محمد الگزنڈر رسل وب صاحب

کا

لکچر

جو

انھون نے سفر ہندوستان کے وقت بمبئی مین ایک عظیم الشان جلسہ مین دیا

مترجمه

مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب

بفرمایش

منشی فضل الدین تاجر کتب قومی و مالک اخبار اشاعت لاہور کشمیری بازار

سنه ۱۳۱۰ ہجری مقدس

مطبوعه رحمانی پریس لاہور

قیمت فی جلد ایک آنه (ار)

قومی دلچسپیوں کا نمونہ

حامیان اسلام!

آپ کی لائبریری یا کتب خانہ کی الماریوں میں مندرجہ ذیل کتابیں ضرور ہونی چاہئیں۔ کیونکہ یہ وہ کتابیں ہیں جن سے قوم کی خستہ حالی کی طرف عوام الناس کو توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں جنہوں نے مردہ دلوں کیواسطے مسیحائی کا کام کیا ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں جنہوں نے افسردہ دلوں میں تاثیر کی برقی دوڑائی ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں جو ملکی اور قومی اغراض کیواسطے اکسیر کا اثر رکھتی ہیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کیا ہیں اور ہمیں کیا ہونا چاہیئے۔ زیادہ نہیں تو ایک ایک کاپی کے لیئے ضرور ہی ارشاد ہو قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل۔ وهوهذا۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دلکش حصہ اول	۶؍	حسن انجلینا	ہمہ	محصنات	۱۰؍
		شہید وفا	عہ		
دلکش دوم	۸؍	شام نرائن اور پاربتی	۱۲؍	ایاسے	۱۰؍
دلچسپ حصہ اول	۶؍	بزم خیال حصہ اول	۱۲؍	فسانہ آشا جلد اول	ع؍
دلچسپ دوم	۸؍	دلربا	۶؍	فسانہ آشا دوم	۳؍
دلفریب حصہ اول	۶؍	مہابھارت حصہ اول	۱۰؍	فسانہ آشا سوم	۳؍
سلطان نازک آرا	۶؍	مہتاب بیگم	عہ	فسانہ آشا چہارم	۳؍
سلطان و حشمت آرا	۱۲؍	زن مرید	۶؍	جام سرشار	ہہ
عمر پاشا ہر دو حصہ	۸؍	حامد و لیہار	۶؍	آئینہ روزگار	۸؍
فاتحہ بنگالہ	عہ	لبرٹیل	۶؍	نمونہ وفا	۱۰؍
درگیش نندنی	عہ	ڈائیک اور ہر	۱۲؍	سوزن عشق	ع؍
ملک العزیز ورجنا	عہ	فریب وفا	۲؍	الدین لیلے	ہہ
منصور موہنا	عہ	تعبیر خواب	۳۰؍	حاجی بابا اصفہانی	ہہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکثر اصحاب نے مجھ سے یہ چاہا ہے کہ میں اپنی سرگزشت بیان کردوں کہ میں ایک امریکہ الاصل کہ جو پہلے نام تو عیسائی تھا۔ مگر فی الاصل پریسبٹیرین فرقے کے بیہودہ اور لغو اعتقادات کا پیرو تھا۔ کیونکر مسلمان ہوگیا۔ میں اسکا جواب نہایت سچائی اور ثابت قدمی سے یہ دونگا کہ میں نے اس مبارک مذہب کو نہایت تدقیق و تحقیق کے بعد دنیا بھر میں سب سے سچا اور اچھا مذہب پاکر اور یہ جان کر کہ انسانی روحانی زندگی کے لئے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہوسکتا اسکو قبول کیا ہے۔ مگر میرا یہ جامع جواب محتاج تفصیل ہے۔ بجائے اس کی تشریح و تصریح کے کہ میں کیونکر مسلمان ہوگیا میں یہ بیان کردونگا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کیسی تہیں اور وہ تعلیمات غیر متعصب اور محقق طبائع زمین میں مغرب کی قبولیت کے لئے مناسب ہیں یا نہیں اور وہ تعلیمات اوس ڈھنگ سے بالکل متغائر و متباین ہیں کہ جس رنگ اوس کو مغربی عیسائی دکھلاتے ہیں یہ قطعی غیر ممکن ہے کہ کوئی شخص صرف ایک لیکچر میں اس جامع الحسنات مذہب کی تمام خوبیاں بیان کرکے سائل کے محقق دل کو تسلی دیدے لہذا میں بھی یہ کوشش کرونگا کہ ایک حد تک اوس کو مجملاً بیان کردوں۔ یہاں یہ بتلا دینا بھی خلاف موقع نہ ہوگا کہ اکثر لڑکوں کی طرح سے میں بچپن سے ہی پابندی مذہب میں بڑا سرگرم نہ تھا اور نہ چھٹ پن میں میں ایک "اچھا لڑکا تھا" جیسا کہ مائیں اپنے بچوں کا ذکر کرتی ہوئی بیان کیا کرتی ہیں۔ بلکہ برخلاف اسکے جب میں مجبور کیا جاتا تھا تو اتوار کو اپنے وطن کے پریسبٹیرین گرجا میں جا بیٹھا کرتا تھا۔ اور پادری کی تقریر کو نہایت بدشوقی اور بے صبری سے سنا کرتا تھا۔ ورنہ میں بہ نسبت ان تقریرات سننے کی دھوپ میں باہر نکل جانے اور قدرتی حمد کے نغموں یعنی چڑیوں کے چہچہانے اور پانی کی سُریلی آوازوں کے سُننے میں خوب مگن رہتا تھا۔ جب میں ۲۰ برس کی عمر کا

یا بہ تبدیل الفاظ خود تھا۔ ہو گیا [illegible] پادریوں کی فضولیات سُنتے سے نفرت ہو گئی [illegible] اور [illegible] میں مجھے مذہب ہی سے کچھ [illegible] کی بیہودگی اور نجاست [illegible] یقین ہو گیا۔ خوش قسمتی سے [illegible] تھا۔ اور میں ہر بات کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ پادریوں سے اگر میں کوئی شبہ اپنا ظاہر کرتا تو وہ آخر سوائے اس کے اور کچھ جواب نہیں دیتے کہ یہ ایک راز ہے۔ اور میرا دل اسکے کشف کی قابلیت نہیں رکھتا ہے۔ میں اچھی طرح کوشش کر چکا کہ مذہب مسیحی سے کسطرح میری تشفی ہو جائے اور اس مذہب کو کسطرح ایک معقول پاؤں گا۔ آخرش مجھے اس سے روگردانی کرنی پڑی۔ اور میں دہریہ ہو گیا۔ اور چند سال میرا کوئی مذہب نہ تھا۔ گیارہ برس ہوئے میں نے مشرقی مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ اور جیسا کہ مغربی لوگ دین محمدی چھوڑ کر بیان کرتے ہیں مجھے بھی بدھ مذہب کی کتابوں سے جانچ شروع کی۔ میں زیادہ آپکی سمع خراشی نہیں کرنا چاہتا یہ کہدینا کافی ہوگا کہ اس زمانہ میں میرے پاس تیرہ ہزار سے زیادہ عمدہ عمدہ کتابوں کا ذخیرہ موجود تھا۔ اور میں دن بھر میں چار سے سات گھنٹہ تک مطالعہ میں صرف کر دیا کرتا تھا۔ اور یہ کوشش کرتا تھا کہ کسی طرح موت و حیات کا معمہ حل ہو جاوے۔

اور کاش مجھے معلوم ہو جائے کہ اسکو مذہب سے کیا تعلق ہے۔ میرا دل ایک عجیب اور متزلزل حالت میں تھا۔ مجھکو کسی مذہب کی کسی قسم کا کوئی تعصب نہیں تھا۔ میں حق کا متلاشی تھا اور حق کو مان لینا چاہتا تھا۔ میں نے اچھی طرح دہریوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ مگر آخر میں یہی پایا کہ وہ بالکل ایسی ہی جہالت کی تاریکی میں تھے۔ جیسا کہ میں خود کو پاتا تھا۔ اس سے میں انسانی استخوان و رگ و ریشہ کو کیا معلوم کر سکتا۔ وہ مذہب (اگر اس کو مذہب کہا جاوے) زندہ اور مردہ انسان میں بھی کوئی تفریق نہیں کر سکتا تھا۔ وہ گویا مجھے ہر ایک درخت اور جڑی بوٹی پھول پھل کا نام اور اسکی تاثیرات و مقام پیدائش تو بتلا دیتا تھا مگر اس کے جواب میں ساکت تھا کہ آخر یہ درخت کہاں سے آئے؟ اور اس میں یہ پھول کیونکر نکل گئے؟ یہ تو ظاہر ہے کہ آدمی پیدا ہوا اور ایک معتد بہ عرصہ تک زندہ رہکر مر گیا لیکن وہ کہاں سے آیا اور کہاں چلا گیا اس کا جواب مذہب خود ہی نہیں دے سکتا تھا۔ ایک فلسفی نے مجھے کہا کہ یہ کل امور مسیح (یعنی علماء مذہب مسیحی) کے جوابدہی کے قابل ہے لیکن او خویشتن گم است۔ میں نے جواب دیا کہ نہ میں اس عقدہ کو حل کر سکتا ہوں اور نہ فلسفہ۔ اور بعد اس جواب پاس کے وہ بیچارہ چپ ہو گیا۔

میں نے مل۔ لاک۔ کنٹ۔ ہیگل فشٹ۔ ہکسلی اور ہیوم کم و بیش کل دیگر فلاسفوں
کی تصانیف دیکھیں۔ مگر اُن میں سے کوئی مجھے بتلا سکا کہ روح کی کیا حقیقت ہے۔
اور مرنے کے بعد اوس کا کیا ہو جاتا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اندر سے مجھے کہہ
رہا ہے کہ تجھے یہ کوئی نہ بتلا سکیگا۔ سچ اگر پوچھئے تو یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ جو
انسان کرسکتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جنھوں نے اس کی حقیقت کو پا لیا
ہے مگر وہ کسی خاص مذہب کے پیرو نہیں ہیں۔ یہ جو کچھ میں نے آپکے بیان کیا ہے
اس سے آپ یہ معلوم کر لیں گے کہ میرا اسلام قبول کرنا کسی غلطی کے باعث یا کورانہ
یا کسی خاص تحریک سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ قبول اسلام نہایت ثابت قدمی۔ دیانت
داری۔ اور مستقل مزاجی سے ہے اور متذکرہ بالا ساری تحقیق و تدقیق محض حق کی تلاش
میں تھی۔ اس تمہید کے بعد اب ہمکو یہ دیکھنا ہے کہ اسلام فی الاصل کیا ہے۔ اور یہ
اس کے جواب میں آپ کو ابھی معلوم ہو جائیگا کہ میں نے اس برگزیدہ مذہب کو کیونکر
قبول کیا۔ اگر کوئی مجھ سے یکایک اس کا جواب مانگے کہ "مسلمانوں کے اعتقادات کیا
ہیں" تو اسکے جواب میں مجھے بعینہ ایسی ہی دقت واقع ہوگی کہ جیسی ایک عیسائی
کو یہ پوچھنے سے کہ "عیسائیوں کے اعتقادات کیا ہیں" گذشتہ زمانہ کے کل
عیسائیوں کے حالات کو از ابتدائے زمانہ قسطنطین اعظم تا ایندم اگر دیکھئے تو آپ
پائینگے کہ اون میں وہ باتیں موجود ہیں جو اُن کو نہیں بتائی گئیں۔ اور قریبًا یہی
حال ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کا ہے۔ کہ انہیں وہ باتیں اس وقت پائی جاتی
ہیں جنکو رسول عربی (علیہ الصلوۃ والسلام) نے تعلیم نہیں فرمایا۔ پس وہی باتیں۔
(جنکو آپ دوسرے الفاظ میں بدعات کہہ لیجئے) احکام اسلام میں شمار کرنے کے قابل نہیں
ہیں۔ انسانی بطلون کی حالت آپ اسی سے معلوم کر لیجئے کہ دنیا میں مختلف قسم کے
مذاہب پائے جاتے ہیں۔ اور ان مذاہب میں جتنے آپ عجیب اور غیر معقول خیالات
پائیں گے وہ فی الاصل اوس اصل مذہب کی خرابی کے باعث سے نہوگا بلکہ وہ محض
ان لوگوں کی ناواقفی کی وجہ سے ہونگے جو علمائے دین کہلاتے ہیں۔ یہ بات اظہر من الشمس
ہے کہ عیسائیوں کے پچاسیوں فرقہ ہیں۔ اور سب ایک انجیل کے پیرو خود کو بتلاتے
ہیں۔ اور جب کبھی کوئی مباحثہ ہوتا ہے تو ہر ایک اُن میں سے استنباط و اجتہاد انجیل
سے کرتا ہے اور اپنے خیال کو نہایت معقول و مدلل ظاہر کر کے دوسرے فرقہ کو کم و بیش
غلط سمجھتا ہے۔ اگر آپ کو شوق ہو ـــــ مسلمانوں اور عیسائیوں کی کتابیں دیکھو
اور دوسرے مذاہب، وہاں سے مقابلہ کیجئے۔ اور اُن کے دلائل سُنئے۔ تو آپ کو
انسانی ذہن کی خوبیاں اور اُن کتب کے مستحسنات معلوم ہو جائیں گے۔ اگر آپ
یہ نکریں گے۔ اور جلدی کریں گے گھبرائیں گے تو انجام یہ ہوگا۔ کہ جو کچھ آپکے سامنے
ابحاث و دلائل پیش ہونگے اسی کے پھندے میں پھنس جائیں گے۔ اگر باوجود

موجودہ افراط و تفریط خیالات سے آپ یہ محاکمہ کرنا چاہیں کہ (جناب) محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کیا سکھایا اور آپ کی تعلیمات کیسی تھیں اور اسی طرح (جناب) مسیح (علیہ السلام) نے تو آپ ایک ایسے بڑے کام کا بیڑا اُٹھاتے ہیں کہ جسکو آجتک کسی نے نہیں کیا۔ مسلمانوں میں ہی یہ لیجئے کہ بہت سے مسئلہ کل مسلمان ایک ہی طرح پر مانتے ہیں ولیکن انہیں میں سے ایک فرقہ انہی تعلیمات کے معنے کسی اور طرح لیتا ہے + دین اسلام کو چھ قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے

اول۔ خدا پر ایمان لانا۔ خدا کو ایک جاننا جو خالق ہے تمام مخلوقات کا۔ اُس کو ھُوَ الاول ھُوَ الآخر جاننا۔ اوسکو واحد۔ غیر متبدل۔ عالم الغیب حاضر و ناظر و رحمٰن و رحیم جاننا۔

دوم۔ فرشتوں کا یقین کرنا۔ یہ جاننا کہ وہ ایک لطیف مخلوقات خدا میں سے ہیں۔ نہایت حسین ہیں نور مجسم ہیں۔ تذکیر و تانیث اونمیں نہیں ہے وہ انسانی ایک مخلوق غلط کاری وغیرہ وغیرہ سے مبرا ہیں۔

سوم۔ قرآن شریف پر ایمان لانا۔ اور اسکا یقین کرنا۔ کہ وہ منزل من اللہ ہے جو جناب سرور کائنات علیہ التحیہ والصلوٰۃ پر وقتاً فوقتاً بذریعہ حضرت جبریل (علیہ السلام) نازل ہوا۔

چہارم۔ خدا کے انبیا و مرسلین پر ایمان لانا جن میں سے بڑے بڑے آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ محمد (علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام) تھے۔

پنجم۔ قیامت پر ایمان لانا۔ اور یہ جاننا کہ اوس روز خداوند عالم کے سامنے ہم لیجائے جائیں گے اور ہمارے اعمال کے موافق جیسے کہ ہمنے دنیا میں کئے ہونگے ہمیں جزا و سزا دیجائیگی +

ششم۔ قضا و قدر پر یقین رکھنا۔ اور انسان کو بے اختیار محض جاننا اور یہ جاننا کہ جو کچھ ہونے والا ہے وہ خداوند عالم کے لوح محفوظ میں خلقت خلقت سے پہلے لکھا جا چکا ہے اور ویسا ہی ہوگا۔

بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ موخر الذکر مسئلہ میں انسان بالکل آزاد ہے لیکن بنظر تعمق اگر دیکھئے تو اس کے برعکس پائیگا۔ یہ معلوم ہوگا کہ اگر مذہب مسیحی اپنے قابل اعتراض اصول کو چھوڑ دے تو وہ بھی قریب قریب اسی خیال کے ہو جائیگا غرضکہ انہی اصول سے جدا ہونے پر مختلف راہیں پیش نظر ہو جاتی ہیں۔ اور وہ مختلف مذاہب و مختلف طریق عبادات ہیں۔ اور یہ تفرقہ عموماً ہر مذہب کے پیروان کی وجہ سے بڑھتے جاتے ہیں۔

فرائض پانچ ہیں تصدیق ایمان بالقلب نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ اب یہ معلوم کرنیکی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ طریقہ کہاں سے نکلے ہیں۔ اور یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارے

رسول (علیہ السلام) کون اور کیسے تھے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حق کی تلاش میں مجھکو بہت سی چیزوں کا بصورت جھوٹی تواریخ جھوٹی راؤں اور جھوٹی دلائل کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے قبل اسکے کہ مجھکو ایک انمول رتن دیکھنا ملا - جو انسانوں میں مدت سے چلا آیا تھا - اور جسکو بہت سے متعصبین نے چھپنا چاہا تھا وہ انمول رتن جناب رسالت مآب علیہ السلام تھے جنکی بابت نہایت مدلل طور پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ نہایت پاک اور سچے آدمی تھے اور جنھوں نے کہ تمام دنیاوی چیزیں جو دنیا کو محبوب ہیں حق کے لئے چھوڑ دی تھیں - اور جنھوں نے عرب کو راہ حق بتلانے میں انتہا درجہ کا استہزا - ملامت - اور تکالیف سہیں - اور جو بعد اتمام رسالت نہایت افلاس کی حالت میں واصل بحق ہوگئے - یہ ایسی باتیں ہیں کہ جنکو خود عیسائی مصنفین نے تسلیم کیا ہے - پس ان کے لئے کسی مسلمان کی شہادت پیش کرنا ضروری نہیں ہے - یہ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے (جناب) مسیح (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ اوسکو زندگی جاوید کے لئے کیا کرنا چاہیئے - جواب ملا کہ "جو کچھ تیرے پاس ہے بیچ ڈال - اور ماحصل غریبوں کو دیدے - صلیب اوٹھالے - اور میرے پیچھے ہو جا" ٹھیک ٹھیک یہی کچھ ہے جو جناب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا - مگر اسکے معنی وہ نہیں ہیں جو سمجھ کر وہ پکے عیسائیوں نے لئے ہیں - حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام دنیا کو قربان کر ڈالا اور (گویا) تمام آزمائش وامتحان وتکالیف کی صلیب اوٹھالی - اور یہاں تک ہمیشہ ثابت قدم اور دیانت دار رہے کہ مشرق میں سچے مذہب کی بنیاد قائم کردی - یہ ہر ایک مورخ نے جس نے ہمارے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سوانح عمری لکھی ہے ظاہر کیا ہے کہ وہ بچپن میں نہایت حلیم - شریف شستہ - بھلے اور دور اندیش تھے - جب کبھی وہ باوجود نہایت آزادی کے مکہ کے لڑکوں میں شامل ہوتے تو ان کی جیسی ناشائستہ اور معیوب حرکات ہرگز نہ کرتے جب آپ جوان ہوئے تو آپ خلق - صاف باطنی - اور سچائی میں (ہر طرح اور ہر حالت میں) مشہور تھے - اور اپنے کاروبار میں نہایت منصف اور کریم تھے - اور آپ ایسے دیانت دار تھے کہ آپکی دیانت داری اور اعتبار کا کوئی ثانی نہیں تھا - آپ کا چال چلن ایسا اچھا تھا کہ مکہ کے لوگ آپ کو "امین" کہا کرتے تھے - کیا یہ ممکن ہے کہ ایک ایسا آدمی جو ایسے اخلاق رکھتا ہو اور ایسا دیانت دار ہو - اور اسی طرح پر پچاس برس تک دیانت دار وخوش اخلاق رہا ہو - یکایک اپنی حالت کو تبدیل کر دیگا - اور جیسا کہ اکثر شریر عیسائیوں نے ظاہر کیا ہے بن جائیگا؟ میں کبھی اسکا یقین نہیں کرتا تمام سربرآوردہ عیسائی بعد نہایت تحقیق کے مجبور ہوئے ہیں کہ کم وبیش صفائی کے ساتھ یہ تسلیم کرلیں کہ وہ کوئی قطعی رائے آپکی بابت نہیں لگا سکتے - اس ناقابلیت کی وجہ نہایت صاف ہے - انھوں نے آپکو اپنے مذاہب کے

روسے جانچنا شروع کیا لہذا وہ اصلیت معاملہ کو نہ پا سکے - اگر وہ اپنی راؤں کو چھوڑ کر جانچتے تو پھر اونکو اپنے مذہب سے ہاتھ دھونا پڑتا - انمیں سے اکثر عقلمند یہی فرماتے ہیں کہ چونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے جیسے عیسائی نہ تھے - لہذا وہ دلقل کفر کفر نباشد - حیلہ باز ہو گئے - مگر ہمیں یہ بات پریشانی میں ڈالتی ہے کہ ایک ایسا صاف سچا - اور مقدس آدمی اور عیسائی نہو - میں کہتا ہوں کہ وہ اپنے نبی کی تعلیمات کو اچھی طرح پر سمجھ لیتے تو انکو یہ بات عجیب نہ معلوم ہوتی - یہ بھی ایک مسلمہ امر ہے کہ جب تک جناب رسالت مآب (صلے اللہ علیہ وسلم) نے تعلیم و تدریس مقدس مذہب اسلام شروع نہ کی اوس وقت تک آپ کی آئندہ امیدیں ایسی اچھی تھیں جیسی کہ اوسوقت کے سربرآوردہ لوگوں کی ہونی چاہئیں - آپ کے رشتہ دار سب امیر تھے - اور آپکے چچا ابوطالب جو بعد از وفات والدین آپکو اپنے مکان میں لے گئے اور آپکے نہایت مشفق بزرگ بجائے باپ کے رہے) عرب میں بڑے بھاری سوداگر تھے - تولیت کعبہ شریفہ بھی آپ کے خاندان میں موروثی تھی - اور قاعدہ تھا کہ جو کوئی متولی کعبہ ہو وہ حاکم شریف شہر ہوتا تھا - اگر آپ اپنی موجودہ زندگی پر قانع رہتے تو ظاہر تھا کہ آپکو تمام حکومت تولیت کعبہ ورثہ میں پہنچتی - اور آپ اپنے چچا کے بڑے ذر کے بھی مالک ہوتے - اگر آپ جیسا کہ عیسائی مورخین نے لکھا ہے (نعوذ باللہ) ایک حیلہ باز - حوصلہ مند - بدچلن ہوتے تو آپ بیشک چپ چاپ بیٹھے - اوسوقت تک انتظار کرتے کہ جب تک آپکو قدرتاً شہر کی حکومت تمام عرب میں امارت و شرافت نہ مل جاتی اور بڑے دولتمند نہو جاتے - اور اسطرح پر دنیا میں نہایت آسایش - خوشحالی - اور نہایت باعظمت زندگی بسر کرتے - ولیکن آپنے ایک اور بہتر راہ اختیار فرمائی جو نہایت سنگلاخ اور خاردار تھی - دنیاوی معاملات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راہ اختیار کرنے سے آپکو بڑے بڑے - صدمات - تکالیف آلام برداشت کرنے پڑے - اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ باتیں اون لوگوں کو خوب سبق دیتی ہیں کہ جو دین کو چھوڑ کر محض دنیا کے جمع کرنے میں محو ہو رہے ہیں یقین ہے کہ آپکو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ کسطرح رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) دنیا سے کنارہ کش ہوگئے تھے - آپ بہت سا وقت نماز - روزہ - اور غور و تامل میں صرف فرماتے تھے - آپ کی اکل و شرب کھجوریں اور جو کی روٹی اور سادہ پانی تھا - آپ کی یہ حالت آپ کی زندگی کے آخری دنوں تک برابر رہی - اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اکثر آپنے مہینوں سوا کھجوروں کے اور کچھ نوش نہیں فرمایا - اور وہ بھی قلیل مقدار میں - آپ تنہائی اکثر بہت پسند فرماتے تھے - اور اکثر چند روز وہیں قیام رکھتے - اور فکروں میں گذار دیتے تھے - اور اسی غار میں آپکو وہ پیغام رسالت چراغ ہدایت ملا کہ جسنے تمام دنیا کو راہ راست دکھایا - اور اسی قندیل کی روشنی تمام ممالک - شرقی دنیا

تیزی کے ساتھ پڑی اور اوسنے تمام ممالک مشرقی کو اپنی روشنی میں لے لیا۔ آپ کے ہمراہ اکثر آپکی زوجہ مطہرہ رہتی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں سب سے پہلے حضور کی تعلیمات قبول فرمائی تھیں۔ اور جو معلوم ہوتا تھا کہ اپنی جان سے اشاعت تعلیمات نبوی میں ساعی تھیں۔ جب کبھی حضور اپنی اعتکاف سے باہر تشریف لاکر مکہ معظمہ میں رونق افروز ہوتے تو عموماً آپ اپنا وقت اون بدبختوں اور بیماروں کی خدمتمیں صرف کرتے کہ جو بالکل بے یار و مددگار رہتے۔ اور یوں کل اپنا ذاتی روپیہ اور وہ جو حضور کو حضرت بیوی خدیجہ سے ملا تھا خرچ ہوگیا۔

اب یہ نہایت ضروری ہے کہ ان مشہور و مسلم زمانہ واقعات کو جو حضور کی سوانح عمری کے متعلق ہیں۔ اور جو زمانہ رسالت تک سرزد ہوتے رہے ہم وزن کرکے یہ فیصلہ کریں کہ حضور کا چال چلن کس قسم کا تھا۔ اور پھر اوسکو دیگر انبیاء علیہم السلام سے مقابلہ کریں۔ غرض جس زمانہ تک کے واقعات ہمنے ابھی بیان کئے ہیں اوس وقت تک آپنے اپنی تعلیمات عام طور پر شروع نہیں کی تھیں حتے کہ سوائے آپ کے قریبی رشتہ داروں کے اور کسیکو آپکے خیالات سے آگہی نہ تھی۔ اور اس وقت تک وہ لوگ برابر آپ کو نادان سمجھتے رہتے۔ اور یہ کہتے رہے کہ آپنے نادانی سے دنیاوی امیدوں کو کسی موہوم وجہ پر چھوڑ دیا ہے مگر یہ موہوم وجہ نہ آپکے دوستوں کو معلوم تھی۔ اور نہ وہ اوسکی کچھ خیال پیدا کرتے تھے آخر کار آپنے تبلیغ کھلم کھلا شروع کی اور اس طرح پر گویا آپنے سختیاں، مصیبتیں اور جلاوطنی کو خود بلا لیا کہ جنکا حال اکثر مورخین نے قلم بند کیا ہے۔ کیا دنیا میں کوئی بھی ایسا ہوا ہے کہ جسنے راہ حق کی پیغامبری کی ہو۔ اور اوسکو دنیا میں آرام ملا ہو؟ ایک بھی ایسا نہیں ہوا۔ دنیا حق سے دلی نفرت کرتی ہے۔ اور جو شخص حق کی طرف دنیاداروں کو بلائے وہ اوس کے خون کے پیاسے ہوجاتے ہیں جس دعوے کے کرنے سے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ کے لوگ دشمن ہوگئے۔ یہ ہوبہو وہی دعوے تھا کہ جسکی وجہ سے یہود مسیح ناصری (علیہ السلام) کے دشمن بنے تھے۔ جناب رسالتمآب نے دعوے کیا کہ آپ رسول اللہ ہیں اور خدا کے حضور سے آپ پیغام لائے ہیں۔ تاکہ عرب کو بت پرستی اور دیگر معایب۔ سے بچائیں اور نجات کا راستہ دکھائیں اور ان کو ان بیہودہ خیالات سے آزاد کریں کہ جنمیں وہ پھنسے ہوئے ہیں۔ آپنے اپنے سامعین کو بصراحت فرمایا کہ آپ اون ہی جیسے انسان ہیں۔ اون ہی جیسی صورت و شکل ہے۔ اون ہی جیسا قد و قامت اون ہی جیسے حواس ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ بارگاہ خداوندی سے حضور پر موت و حیات کے لاینحل عقدات منکشف ہوگئے ہیں۔ اور صراط مستقیم آپ کو دکھلا دی گئی ہے۔ اور یہ کہ آپنے دنیا کو محض اسلئے چھوڑ دیا ہے کہ آپ اسکی دعوت دوسروں کو کریں۔ آپنے اپنے آپ کو دوسروں کے بچانے کے لئے گویا مصلوب کیا ہے۔ اور یہی طریقہ ہے کہ جس طرح جناب مسیح علیہ السلام

اپنے آپ کو مصلوب کیا۔ باقی اسکے خلاف جتنی جھوٹی روایتیں ہیں۔ محض توہمات ہیں
جناب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے دعوے کیا کہ آپ بھی بعینہ ویسے ہی نبی اور مرسل
ہیں جیسے کہ حضرات موسیٰ۔ ابراہیم۔ الیاس۔ وعیسیٰ ودیگر انبیا (علی نبینا وعلیہم السلام)
تھے۔ اور یہ کہ آپ کوئی نیا دین تلقین نہیں فرماتے بلکہ آپنے اوس دین کی تجدید کو اپنے ذمہ
لیا ہے جسکی ہمیشہ تعلیم ہوتی رہی ہے۔ اور قیامت تک ہوتی رہیگی۔ آپ کا دعوے
جناب مسیح علیہ السلام سے کم رتبہ نہ تھا کہ اپنے آپ کو نبی اللہ فرماتے تھے نہ کہ اللہ یا ابن
اللہ۔ جسطرح کہ اکثر بدراہ لوگوں نے جناب مسیح علیہ السلام پر تہمت لگائی ہے۔ یوحنا
کی انجیل کے آٹھویں باب کی اٹھاونویں آیت میں جو کچھ بیان جناب مسیح علیہ السلام کی
طرف منسوب کیا گیا ہے اوسنے انجیل خوانوں اور انجیل کے مفسرین کو سخت حیرانی میں
ڈالدیا ہے۔ مگر وہ بالکل صاف صاف ہے۔ اور اوس سے وہ دعوے بالکل صفائی کے
ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ جو جناب مسیح علیہ السلام نے کیا تھا۔ جب اوس آیت کا لفظی ترجمہ
زبان یونانی سے کیا جائے تو وہ یہ ہوتا ہے کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے
کہ ابراہیم ہو میں ہوں"۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں کہ جو کچھ مجھسے
پیشتر ابراہیم تھا"۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہئے کہ "میں بھی ویسا ہی مرسل ہوں جیساکہ
حضرت ابراہیم (علیہ السلام) تھے"۔ جناب مسیح علیہ السلام نے اسکو تسلیم کرلیا ہے۔
کہ اُن سے پہلے بھی سچے انبیا گذر چکے ہیں۔ اور جیساکہ اکثر علما اسلام نے لکھا ہے (اور
ان علما کی رائے ہرگز نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے) کہ مسیح علیہ السلام نے ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشین گوئی کی ہے کہ آپ تشریف لاکر عیسائیوں کو راہ
حق بتائیں گے"۔ صحیح ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے رسول اللہ (صلی
اللہ علیہ وسلم) کی کوئی تعلیم خلاف اوس سچی تعلیم کے نہیں ہے کہ جو جناب مسیح
علیہ السلام نے کی تھی۔ بلکہ اگر آپ غور سے ملاحظہ کیجئے اور تعلیمات اسلام کو اون بے
لوث اور سچی تعلیمات مسیح علیہ السلام سے مقابلہ کیجئے کہ جو آپنے اپنے پیروان کو تلقین
کی تھی تو آپ دونوں کو ایک دوسرے کے قریب قریب مطابق پائیگا۔ محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) اکثر جناب مسیح علیہ السلام کا ذکر کرتے وقت یہ فرمایا کرتے تھے کہ مسیح ابن
مریم۔ رسول خدا کے تھے پاک رسول تھے کہ جن کو خدا اسنے یہودیوں کی ہدایت کے لئے
بھیجا تھا" اور ان کو نہایت عزت اور محبت کی نظر سے دیکھا کرتے تھے۔ ولیکن اُن
بیہودہ اصول۔ غلط فہمی اور اوہام کے آپ ہمیشہ سخت مخالف ومعاند رہے ہیں۔
کہ جنکو آجکل اصول مذہب مسیحی کہا جاتا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ ہر زمانہ میں ایک
شخص خدا کی طرف سے مقرر ہوتا رہا ہے کہ جو انسانوں کو۔ الحاد۔ طمع نفسانی۔ خود
غرضی۔ دنیاداری سے بچاکر (جس نے کہ اُن کو تباہ کردیا تھا) خدا کا راستہ بتلایئے
اور خداوند عالم کی طرف سے یہ ایک تدبیر ہے کہ انسان اپنی روحانی زندگی میں ترقی

کریں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں منجملہ ان گذشتہ پیغمبروں کے آخری پیغمبر ہوں۔ میں
اپنے پہلوں کی تعلیم سے کم و بیش کچھ اور نہیں سکھاتا۔ اور یہ کہ میرا مطلب یہ ہے کہ
اپنے ہموطن عربوں کو قعر ہلاکت سے نکال کر راہ مستقیم دکھاؤں جب کوئی شخص
اسلام کی فلسفی پر غور کرے تو آپ کے اس فرمان کی صحت میں ذرہ بھی شک نہیں رہیگا
عیسائی تعجب سے یہ سوال کریں گے کہ کیا واقعی اسلام کی بھی کوئی فلسفی ہے؟" ہاں
اے میرے گمراہ بھائیو یہ مذہب فلسفہ بھی ہے مذہب بھی ہے اور اس کی فلسفہ
پاک و منزہ ہے۔ آپ اپنے اردگرد ہی قدرت کی خوبصورتیاں اور عجائبات ملاحظہ
کیجئے۔ درختوں اور پھولوں کا بڑھنا گھٹنا ستاروں کی چال موسموں کا تغیر
و تبدل اور نیز کل عجائبات قدرت پر غور کیجئے کہ وہ کیسی ٹھیک اور باقاعدہ طور پر
کام کر رہے ہیں۔ اور کوئی ایک لطیف طاقت ہے جو ان کو اس طرح کام میں لگا رہی
ہے۔ ان کل غیر متبدل تعلیمات میں کسی بڑے بھارے حاکم کا ہاتھ ہے ہم دیکھتے
ہیں کہ بکوبینہ کے درخت میں انگور نہیں لگتے اور نہ انجیر اونٹ کٹارے پر لگتے
ہیں۔ بلکہ ہر ایک پھل پھول اپنے ہی اپنے درختوں پر لگ کر اور چند روز اپنی بہار
دکھا کر مرجھا جاتے ہیں۔ ہم عموماً دیکھتے ہیں کہ بجلی چمکتی ہے اور بادل گرجتے ہیں
مگر یہ نہیں جانتے کہ اصل میں یہ کس کا فعل ہے سائنس ان سب کو بتلانے اور بتلانے
میں بہت کچھ کوشش کرنے کے بعد چند امور قیاسی ایسے قائم کر سکا کہ جن سے ان
باتوں کے آنے کی خبر دیدے اور چند قیاسی دلائل بیان کر دے۔ جس طرح پر کہ جناب
مسیح علیہ السلام اور دیگر انبیاء و مرسلین نے نجات کا رستہ بتلایا ہے۔ اسیطرح
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے صرف آپ نے اپنی تعلیمات کو دو حصوں میں منقسم
فرمایا ہے۔ ایک طریقہ ان چیدہ چیدہ لوگوں کے لئے مخصوص کیا کہ جنکی طبیعتیں خاص تنزیہ
و تقدیس کے حصول کی استعداد رکھتی تھیں۔ اور دوسرا وہ عام طریقہ جس سے کہ دنیا میں
منہمک اور پیٹ کے بندہ راہ حق اور صراط مستقیم پر آ جائیں۔ قرآن و حدیث ان
امور سے بھری پڑی ہیں۔ جناب مسیح علیہ السلام نے بھی اپنے متقدمین سے فرمایا کہ
تمہارے لئے آسمانی بادشاہت کے راز ظاہر کئے گئے ہیں۔ ولیکن باقیوں کے لئے
محض ایک تمثیل ہے۔" اگر جناب مسیح علیہ السلام اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مرسلان خدا تھے تو ان کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ راز جنکو ہم تحریر کرتے ہیں اور جس سے
ہم آج بالکل لاعلم ہیں۔ ان دونوں حضرات پر کھول دیئے گئے تھے۔ اور میں اب
بے تکلف و بے تامل عرض کرتا ہوں کہ صرف اس مقدس فلسفہ نے مجھے اسلام کا گرویدہ
کیا اور مجھے مسلمان بنایا۔ ہر ایک مسلمان جو قرآن شریف کو غور سے پڑھتا ہے۔
اور جسکو اسلامی اصول سے کچھ بھی واقفیت ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جناب مسیح
علیہ السلام خدا کے رسول تھے۔ مگر وہ مذہب جو آجکل مسیحی کہلاتا ہے اور جسکی نسبت

کہا جاتا ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام کے شاگردوں کا ورثہ ہے وہ وہ مذہب نہیں جو ناصرہ سے چلا تھا - بلکہ وہ اب بالکل ایسا ہے جیسا کہ افریقہ کا دادر نہیت یا کوئی اور بیہودہ مذہب فرض کر لیجئے - جب کبھی مجھے کسی عیسائی سے اسلام کے متعلق کچھ گفتگو کا اتفاق ہوا ہے وہ فوراً ہی یہ کہتا ہے کہ اسلام زنا سے بہت دور ہے متعدد ازدواج جائز رکھتا ہے - جہاد کراتا ہے - مسلمان نہایت متعصب اور فسادی ہوتے ہیں - غرض اس کے خیال میں یہ وجوہات ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے اس مذہب کی ترقی نہ ہونی چاہئیں - ہر ایک جاہل امریکہ کا عیسائی (اور شاید انگلستان کا بھی) اسلام کے متعلق یہ خیال رکھتا ہے کہ ہر ایک مسلمان کی بیویاں متعدد معشوقیں ہوتی ہیں - اور جب کوئی عیسائی تنگیار وہیں نہیں ملتا وہ ان عورتوں میں بیٹھا ہوا گھبرا دیا کرتا ہے کہ آپ ہوشیار رہیں - ایک نے مجھ سے کہا کہ مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ ان کو بہشت میں جگہ نہ ملیگی تا وقتیکہ وہ ایک عیسائی کو مار کر نہ کھا لیں - رنگون میں مجھ سے ایک پادری نے کہا کہ آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ ہماری تہذیب میں موجودہ ترقی جو کچھ بھی ہے وہ محض مذہب مسیحی کی وجہ سے ہے میں نے جواب دیا کہ میں اس سے قطعی انکار کرتا ہوں - تب میں نے اس کو عہد جدید کا وہ گیت دکھلایا جس میں پہاڑ کا ذکر ہے - اور میں نے اس سے کہا کہ ان اصول کی تطبیق آپ موجودہ تہذیب سے (جس کو عیسائی تہذیب کہتے ہیں) کر دکھائیے - اور یہ ہو ہی نہیں سکتا - سچ تو یہ ہے کہ مغربی تہذیب میں سچے اور حقیقی مذہب مسیحی کا ایک شمہ بھی نہیں پایا جاتا بلکہ عیسوی تہذیب محض ایک ہوا و ہوس کا قائم کیا ہوا اصول ہے - یہ اظہر من الشمس ہے کہ مغربی ترقی تہذیب کو مذہب مسیحی نے ہمیشہ روکا ہے - جب کبھی ایسی ترقی کا سامان دیکھا - اس نے ہاتھ پھیلا کر زور سے نعرہ بلند کئے ہیں کہ آگے مت پڑھو ورنہ میں ذلیل اور خوار ہو جاؤنگا - لیکن باایں ہمہ یہ رنگ سیل شائستگی نہ رک سکا اور اسکو دھکا دیکر جب آگے نکلا تب بھی مذہب مسیحی ہی تھی اسکے سد راہ بننے کی من کل الوجوہ کوشش کی ہے - اب جبکہ وہ ترقی حاصل ہو گئی تو وہی دین مسیحی بڑے زور و شور سے کہتا ہے کہ دیکھو ہم نے کیا کچھ کر دکھایا ہمارے پر رونق عیسائی تہذیب کی طرف نظر ڈالو - اور ہماری پرستش کیلئے جھک جاؤ - سچ یہ ہے (اور جو شخص چاہے اسکو تصدیق کر سکتا ہے) کہ جسکو آجکل مسیحی تہذیب کہا جاتا ہے وہ وہ تہذیب ہے کہ جو آٹھویں صدی میں سرزمین سپین (اندلس) میں مسلمانوں کے ہاں رائج تھی جس وقت کہ تمام عیسائی دنیا قعر جہالت و عالم توحش میں تھے - پروفیسر ڈریپر صاحب لکھتے ہیں کہ "مجھے رونا آتا ہے ان تدابیر پر کہ جو زمانہ مسلمانوں کے علوم فنون کے احسانات سے آنکھیں بند کرانے پر کیجاتی ہیں - بیشک اب ان کو زیادہ پوشیدہ نہ رکھنا چاہئیے وہ بے انصافی جو محض تعصب یا قومی دشمنی پر

بنی ہے اسکو ہمیشہ کے لئے نہیں چھپا سکتا۔ عرب لوگ یورپ میں وہ کچھ چھوڑ گئے ہیں کہ جسکا عیسائی دنیا کو ہمیشہ ہمیشہ احسانمند رہنا چاہیئے۔ وہ اپنے ایسے ایسے قوی نشانات چھوڑ گئے ہیں کہ اُن لوگوں کو جو آسمانی سیارات کو دیکھنے والے ہیں عربوں کا نام آسمان میں بھی ملے گا" جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ موجودہ تہذیب تہذیب مسیحی ہے اسکو چاہیئے کہ پروفیسر ڈریپر صاحب کی کتاب انٹلکچول ڈیولپ منٹ آف یورپ دیکھے یا کسی اور مستند مؤرخ کی تصانیف ملاحظہ کرے جو اسی مضمون پر لکھی گئی ہو۔ مسٹر سٹینلی لین پول صاحب اپنی کتاب موزر ان سپین میں لکھتے ہیں کہ یورپ نے سب سے پہلے مرتبہ علوم و فنون مسلمانوں ہی سے حاصل کئے ہیں۔ اور پھر یہ دلالت بیان کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ "جس نے اصول سلطنت کو مستحکم کیا اور جس نے یورپ میں نئی روشنی اور تہذیب پھیلائی وہ اسلامی سپین تھا" میں امید کرتا ہوں کہ اب عیسائی جلد قایل ہوتے جائیں گے۔ اور آئندہ یہ بیہودہ بڑ نہ ہانکینگے۔ کہ موجودہ تہذیب مسیحی کی پھیلائی ہوئی ہے۔

اب ہم تعدد ازدواج کی طرف نظر ڈالتے ہیں۔ قریباً ہمیشہ ہی سب سے پہلا سوال عیسائیوں کا مجھسے یہی ہوتا ہے کہ "کیا آپ تعدد ازدواج کو مانتے ہیں" میں جواب دیتا ہوں کہ "ہاں چند شرائط پر" اور وہ بھی کیوں جایئے پچھلے ہی ہفتہ میں مجھ سے ایک تعلیم یافتہ مسلمان نے کہا تھا کہ "یقیناً آپ تعدد ازدواج والے مسئلہ کو تو نہیں ماننے ہونگے اور نہ امریکہ میں اُسکے پھیلانے کی کوشش کیجیگا" وہ بڑا ہی متعجب ہوئے جب کہ میں نے اُنسے کہا کہ میں بیشک تعدد ازدواج کو مانتا ہوں اور نہ صرف مانتا ہی ہوں بلکہ میں جب کبھی امریکہ کو صلاحیت۔ اور درستی اخلاق پر مائل دیکھوں گا اس مسئلہ کو وہاں ضرور رواج دینے کی کوشش کرونگا" اب ہم اس مسئلہ پر عقلی دلائل سے نظر ڈالتے ہیں جب کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ تب عربستان میں بلا تعداد معینہ بیویاں رکھنی جائز تھیں۔ آپنے اُس دستور میں ترمیم فرمائی۔ اور چار بیویاں محدود کیں۔ اور وہ بھی اس شرط پر کہ اونمیں سے ہر ایک کے ساتھ محبت و برتاؤ میں عدل کیا جائے۔ آگے چلکر آپنے صاف فرمایا کہ کوئی شخص دو بیویوں کو ایک ہی محبت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور اس طرح پر گویا آپنے چار بیویاں کرنے کی ہنی فرمادی۔ یہ ظاہر ہے کہ آپ کا منشاء تھا کہ مروجہ بد رواجوں کی بیخکنی کر دیا کوپاکی و تقدیس کے عروج پر پہنچادیں جیسا کہ مغرب میں تعدد ازدواج بُری نظروں سے دیکھا جاتا۔ اور اسکو سخت بے انصافی اور خرابی کا باعث سمجھا جاتا ہے اور تمام مشرقی دنیا میں اسکو اچھا سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے کے رسم و رواج بالکل مختلف ہیں۔ اس سوال کے کئی پہلو ہیں اور ہر ایک پہلو پر بالتفصیل بحث کرنیکے

لئے مجھے کافی فرصت نہیں ہے - میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ امریکہ میں جا کر یہاں ایک اسکی ترویج کی کوشش کرنا ہمارے مفید مطلب ہوگا - مگر جس حالت میں یہ مشن بھی اچھا اثر کر سکتا ہے کہ جب طبائع اسلام کی طرف کامل طرح پر متوجہ ہو جائیں - اور اسلامی اخلاق انہیں اثر کر جائیں تو لوگ خود اسکے حامی بن جائیں گے - اگر سچ پوچھئے تو جس زنا کاری و بیحیائی میں امریکہ و یورپ مبتلا ہیں اسکے لئے تعدد ازدواج دوا کا کام دے سکتی ہے اور اس طرح ہماری عورات اس درجہ پر پہونچ سکتی ہیں کہ جس درجہ کے لئے خالق کائنات نے انکو بنایا ہے - جہاں مسلمانوں کے لئے تعدد ازدواج جائز رکھا گیا ہے وہاں یہ لازمی نہیں کر دیا گیا - بلکہ شرفا کے یہاں ایک سے زیادہ بیویاں نہیں ہوتیں - اور اگر خاص واقعات ایسے ہوں کہ مسلمان کو دوسرا نکاح کرنا پڑے تو وہ اس رخصت سے مستفید ہو سکتا ہے - اگر خلاف قانون مروجہ نہ ہو تو ایک مرد چار نکاح کر سکتا ہے - ولیکن اگر وہ ایک ہی نکاح کرے یا بالکل نہ کرے تو وہ اپنے مذہب کے احاطہ سے باہر نہیں ہوتا - اور نہ اپنے مذہب کا قانون توڑتا ہے - مسلمان خواہ وہ مجرد رہے یا کنوارا ایک بیوی رکھتا ہو یا ایک سے زیادہ لیکے اقران و امثال میں مسلمان ہی سمجھا جائیگا جو صاحب چاہیں میرے ساتھ چلکر امریکہ اور یورپ کے کسی بڑے سے بڑے شہر میں چلکر ان بیحیائیوں اور زنا کاریوں کی شہادتیں ملاحظہ فرمائیں - جو وہاں بے غل و غش اور بے کھٹکے دن رات جاری ہیں - کسی بڑے ناچ یا دعوت میں جائیے اور دیکھئے کہ شریف عورتوں کی (جو خلاق عالم کی قدرت کا ایک نمونہ ہیں) رسم و رواج نے کیا حالت کر رکھی ہے - اور یہ انیسویں صدی کی تہذیب ان کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے - اور عیسائی معزز امیرزادیوں اور امیروں کی حسین حسین لڑکیوں کو دیکھئے جو غیر مردوں اور مدہوشوں و لیٹنلی لوگوں سے بالکل نیم برہنہ ملتی ہیں - اور اپنے وہ وہ اعضا بھی ظاہر کر دیتے ہیں جنکو پردہ میں بھی نہیں کھولنا چاہئے - اخباروں کو اوٹھائیے اور انہیں دیکھئے کہ کتنے طلاق کے مقدمہ اور بے شرمی کے جھگڑے کہ جن کو دیکھ سنکر شرم آئے اونمیں ملتے ہیں - یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد پھر فرمائیے کہ عیسائی قوانین یا عیسائی مراسم اچھے ہیں یا برے - اب سوال یہ ہے کہ ان سب برائیوں کا علاج کیا ہے ؟ تو میں کہونگا - اسلامی قوانین اسلامی مراسم اور اسلامی اصول ان سب کا علاج ہیں - عیسائی قوانین کی مدت سے آزمائش ہو رہی ہے اور اوسمیں قطعی ناکامیابی ہوئی ہے - اب اسلام کو آزمائیے اور دیکھئے !

اب جہاد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اسکو بنظر غور دیکھتے ہیں - جہاں تک اسلام پر اس کے کپڑوں پر خون کے دھبوں کا تعلق ہے - اگر عیسائیوں سے مقابلہ کیا جائے تو مسلمانوں کو کوئی وجہ شرمندگی نہیں رہتی - کیا آپ نے کبھی صلیبی لڑائیوں کو تواریخ میں بھی ملاحظہ کیا - جب خلیفہ عمر (رضی اللہ تعالے عنہ) نے یروشلم کو فتح کیا

تو آپ کو فرانسس نامی پادری کو ساتھ لیکر شہر کے قدیمی حالات کے متعلق باتیں کرتے ہوئے عین شہر میں سے گذرے تھے۔ عیسائی خون کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہیں گرایا گیا۔ ولیکن جب عیسائی فوج صلیبی لڑائی فتح کر کے شہر میں آئی ہے تو ایک ایک بچہ کا سر دیوار سے ٹکرا کر توڑا گیا۔ شیر خوار بچوں کو ماؤں کی گودوں سے چھین چھین کر پھینک دیا گیا۔ عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ مردوں کو جلتی آگ میں دھکے دیئے گئے۔ قریب ستر ہزار مرد۔ عورت بچے۔ اس بے رحمی کے ساتھ قتل کئے گئے۔ یہ مسلمان مورخین کی تحریر نہیں ہے۔ بلکہ عیسائی مورخین یہ کچھ بتلا رہے ہیں۔ یہ اچھی طرح سے سب جانتے ہیں کہ ہمارے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جناب خلیفہ اول ہمیشہ سپاہیان اسلام کو تاکیداً یہ ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ کوئی عورت۔ بچہ۔ یا بوڑھا مارا یا زخمی نہ کیا جائے کھیتوں یا کھجوروں کے درختوں کو نہ ویران کیا جائے۔ جب کوئی شہر فتح ہو جائے فوراً تلواریں میان میں کر لیجائیں۔ علاوہ ازیں انسانی ہمدردی رحم اور مروّت کی ہمیشہ تاکید کیجایا کرتی تھی۔

جب شہر مکہ فتح ہو گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے تو کوئی مرد کوئی بچہ یا کوئی عورت ایسی نہ تھی کہ جسکے ساتھ ادنیٰ بدخلقی بھی کیگئی ہو۔ حالانکہ یہ وہ شہر تھا۔ جہاں کے لوگوں نے آپ کو سخت ستایا۔ اور بے حرمتی کی تھی۔ جہاں کے لوگوں نے آپ کو شہر سے نکالا تھا۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آپنے قابو پایا تو کیا وجہ ہے کہ آپنے انتقام نہیں لیا؟۔ آپ رسول خدا تھے۔ آپ کی ذات ہی میں انتقام نہیں رکھا گیا تھا۔ آپ دنیا میں محبت انصاف اور رحم پھیلانے آئے تھے نہ انتقام اب آپکے سامنے دو متقابلین کیفیتیں مسلمانوں اور عیسائیوں کی موجود ہیں۔ اور آپ خود ہی دونوں میں سے کسی کی نسبت اچھا یا بُرا نتیجہ نکال لیجئے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ جس بے رحمی اور نامعقولیت سے خون عیسائیوں کے ذمہ ہیں۔ اتنے مسلمانوں کے ذمہ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ باقی الغیب عند اللہ۔ باوجود سلیم و حلیم تعلیم جناب مسیح علیہ السلام کے عیسائی دکھلا سکتے ہیں کہ اون کو کہاں اجازت دیگئی ہے کہ وہ اس طرح بے رحمی سے خون یا قتل عام کریں؟ اسمیں شک نہیں کہ وہ اب ایسا نہ کرینگے نہ اسلئے کہ وہ ایسا کرنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ اس لئے کہ زمانہ کی رائیں اوسکے خلاف ہو گئی ہیں۔ یہ اب کسی طرح مناسب حال نہیں رہا ہے کہ بتعصب کے زور میں آنکھیں بند کر کے کسی کے مذہب کی نسبت جو کچھ چاہا سو لکھ اور کہہ مارا۔ میں کہتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی نہ یہ چاہا نہ یہ سکھلایا۔ نہ اس پر راضی ہوئے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر بڑھایا جاوے۔ آپ زبردستی اور خون کرنے سے (خواہ وہ کسی وجہ اور وقت سے ہو) قطعی نفرت رکھتے تھے۔ یہ سب کچھ سچ اور بالکل سچ ہے جو صاحب چاہیں ذرا تکلیف کر کے کسی منصف مزاج دیانت دار اور غیر متعصب مورخ کی کتاب دیکھ لیں

اسکی تصدیق فرمالیں۔ ایک لائق مسلمان مصنف لکھتے ہیں کہ "یہ کہنا کہ اسلام قبول نہ کرنے کی سزا تلوار ہے۔ اس مذہب پر سخت اتہام ہے۔ جو مخالف مذہب کے مصنفین کی سخت ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ اسلام سچا اور دلی خلوص چاہتا ہے جو مذہب کہ اسطرح قبول کیا جائے اوسکو کسیطرح نہیں چھینا جاسکتا" قرآن شریف فرماتا ہے کہ "مذہب میں زبردستی نہ کرو۔ سیدھا راستہ ٹیڑھے راستہ کی نسبت زیادہ ہیں اور کشادہ رکھا گیا ہے۔ اگر خدا چاہتا تو تمام دنیا ایماندار ہو جاتی۔ کیا تم زبردستی لوگوں کو ایماندار بنانا چاہتے ہو" ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بڑے صلح جو تھے۔ کہ آپ نے نہایت تاکید سے مسلمانوں کو حکم دیا ہوا تھا کہ تاوقتیکہ ان کی جانوں پر نہ بن آوے وہ ہتھیار نہ اوٹھائیں۔ حالانکہ آپ یہ جانتے تھے کہ لڑائی نہ کرنے کا نتیجہ خود حضور کی شہادت اور دیگر مسلمانوں کی ہلاکت تھا۔ اور بھی بہت سے الزام مسلمانوں پر لگائے جاتے ہیں اگر وہ سچ بھی مانے جائیں تو اون کو اسلام کے اصول سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہر ایک مذہب میں پرجوش اور متعصب لوگ ہوتے ہیں اور مذہب پر حرف آنا ان لوگوں کی وجہ سے ہوا کرتا ہے جو اپنے مذہب سے واقف نہیں ہوتے یہ فضول ہے کہ صرف ایک لکچر میں میں اون تمام غلط الزامات کا جواب دے کے کوشش کروں کہ جو مذہب اسلام پر متعصب اور جاہلوں مصنفین نے کئے ہیں۔ گو آپکی سمع خراشی ہے لیکن ایک امر اور ضرور آپکے سامنے بیان کرونگا۔ چیمبرس انسائیکلوپیڈیا میں ایک عیسائی صاحب لکھتے ہیں کہ "سلطنت اسلامیہ سپین کی ایک بات ضرور قابل الذکر ہے جو اس وقت تک مسلمانوں کی یادگار چلی آتی ہے کہ اون کا زمانہ بڑے امن کا زمانہ تھا" چونکہ یہ لکھنے والا عیسائی تھا اسپر اسلام کی جنبہ داری کا الزام نہیں لگایا جاسکتا۔ مسٹر گاڈفری ہگنس جو انیسویں صدی مسیحی کے عیسائی ہیں لکھتے ہیں کہ "ہم اکثر سنتے ہیں کہ عیسائی پادری دین محمدی میں تعصب کی برائی بیان کرتے ہیں۔ مگر یہ عجیب قسم کی کینہ پروری ہے۔ وہ پادری ذرا یہ تو بتائیں کہ کسنے قوم مورسکوز کو ہسپانیہ سے اسلئے نکال دیا تھا کہ وہ عیسائی نہیں ہوئے تھے؟ اور کسنے میکسیکو اور پیرو کے لکھوکھا آدمیوں کو بوجہ عیسائی نہ ہونے کے قتل کیا۔ اور ان کے ساتھ بطور غلاموں کے سلوک کیا تھا۔ اب مقابلہ کیجئے اوس سلوک سے جو مسلمانوں نے اپنی مفتوح قوم سے یونان میں کیا جو بالکل اوسکا عکس تھا جو مسیحیوں کا فعل تھا یعنی بہت سی صدیوں تک عیسائیوں کو اجازت تھی کہ معہ اپنے مال و اسباب و مذہب اور اعلیٰ پادریوں اور گرجوں کے بیدھڑک رہیں سہیں۔ یونانیوں اور ترکوں کے مابین جدال کی لڑائی مذہب کی وجہ سے نہ تھی جسطرح کہ شمرارہ کے حبشیوں اور انگریزوں میں اس سے پہلے ہو چکی تھی۔ خلفا کے مفتوحہ ممالک میں اگر کہیں کے لوگ مسلمان ہو گئے تو فوراً اونھیں برابری و ہمسری کا رتبہ دیدیا گیا۔" مستشرقین کے بیان میں ایک اور فاضل

مصنف نے لکھا ہے کہ "اونھوں نے کیسکو جلا وطن نہیں کیا۔ عیسائی یہودی دونوں بڑے امن وامان سے اُن کی سلطنت میں رہتے تھے"۔ گاڈفری ہگنس صاحب لکھتے ہیں کہ وہ تمام تواریخ خلفا کو دیکھ ڈالے۔ کہیں بھی ایسا شرمناک واقعہ نہ پائیگا کہ کوئی ایک فرد انسان بھی محض اختلاف مذہبی کے الزام پر قتل کیا گیا یا جلایا گیا ہو یا زمانہ امن میں اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا گیا ہو"۔ لیکن عیسائی کہتے ہیں کہ "جیسا کچھ زمانہ ماضی کی بابت مشہور ہو رہا ہے۔ اب تو کوئی عیسائی متعصب اور فسادی نہیں ہے۔ آپ جزائر فلپائن میں جائیے جو تین سو برس ہسپانیہ کے عیسائیوں کے قبضہ میں رہ چکا ہے۔ اور جسمیں اس وقت ۸ لاکھ آبادی ہے۔ اور وہاں سوائے مذہب رومن کیتھولک کے کسی اور مذہب کی اشاعت کی کوشش کیجئے اور پھر دیکھئے کہ کیا ہوتا ہے۔" اس وقت کرۂ زمین پر کوئی بھی ایسی اسلامی سلطنت نہیں ہے کہ جو عیسائی پادریوں کو آنے سے روکتی یا ان کو اپنی پناہ میں نہ لیتی ہو۔ تین برس ہوئے کہ شہر منیلا میں جو جزائر فلپائن کا صدر ہے دو عیسائی برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لنڈن کی طرف سے انجیلیں فروخت کرنے آئے تھے۔ انہیں سے ایک آنیکے تین ہفتہ بعد مر گیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ پادریان رومن کیتھولک نے سازش کر کے اوسکو زہر دلوا دیا۔ اور دوسرے پر یہ جرم لگا کر گرفتار کر لیا اور قید کر دیا گیا۔ کہ وہ رومن کیتھولک کے مذہب کے سوائے اور مذہب کی تعلیم کرتا ہے۔ اور آخرش بموجب حکم سلطنت ہسپانیہ سنگاپور بھیجدیا گیا یہ تین برس کا قصہ ہے۔ اور لیجئے اوسکے چند ماہ بعد سات بودھ مذہب کے واعظ جو واقع چین سے منیلا میں آئے کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کریں گے۔ وہ بیچارے سب کے سب گرفتار کئے گئے۔ جرمانہ کیا گیا۔ اور پھر چین بھیجدیئے گئے۔ کثیر التعداد شہادت اسکی مل سکتی ہیں کہ آجکل کے عیسائی بھی غیر متعصب نہیں ہیں۔ واقعی بات یہ ہے کہ تعصب اور بے امنی اور فساد اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے۔ اور کوئی تعلیم یافتہ مسلمان ان جرائم کا مجرم یا معین نہ ہوگا۔

اسلام کی بنیاد یہ ہے۔ اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دینا الٰہ واحد لاشریک کا ماننا ہے۔ نماز۔ یہ دنیا بھر کی برادرانہ ہمدردی۔ دنیا بھر میں محبت۔ اور زمانہ بھر میں خوش خلقی پھیلاتا ہے یہ دل کی پاکیزگی تمام اخلاق کی پاکیزگی چاہتا ہے۔ یہ ایک بڑا اعلیٰ پایہ اور نہایت سادہ مذہب ہے اسلام میں کوئی تنخواہ دار پادری نہیں ہیں۔ کوئی نمائش نہیں ہے۔ نہ اس میں کفارہ کا مسئلہ ہے۔ نہ کوئی کسیکے گناہ معاف کر سکتا ہے۔ یہ صرف ایک خدا کا راستہ بتلاتا ہے جو خالق الکل ہے۔ جو ہر ایک قدرتی اور فطرتی چیز میں جلوہ گر ہے۔ وہ ایک ہی عالم الغیب ہے۔ قادر مطلق ہے۔ حاضر و ناظر ہے۔ مالک وہ ہمارا ہے۔ جسکے سامنے اسلام کے کل پیرو سر جھکاتے ہیں۔ اور جسکی کل مسلمان ایک ہی حالت و وجہ میں بالکل۔ اوسی طرح عبادت کرتے ہیں۔ جو مسلمان کہ ہمارے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے اصول کی پیروی کرتا ہے وہ تمام عمر مسلمان
رہتا ہے اور بدستور العمر اسکا اپنا واجب التعمیر ایمان بناتا ہے - اسلام ہر حالت میں دن کے
چڑھنے اور جانے میں اسکے ساتھ ہے - وہ کبھی دنیاوی کام میں ایسا مصروف نہیں ہوتا
کہ اوس سے نظر پھیر لے - جب کہ نماز کا مقررہ وقت آتا ہے وہ جان و دل سے
خدا کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے - اوسکی خوشی - اوسکا غم - اوسکی امید - اوسکا
بیم وہی ہے یہی اوسکے ساتھ رہتا ہے جب وہ رات کو سوتا ہے -
یہی اوس کے ساتھ ہوتا ہے - جب وہ اوٹھتا ہے اور سب سے پہلی
آواز جو علی الصباح اوسکے کان میں جاتی ہے وہ وہ آواز
دلگداز ہوتی ہے جو صبح کی نسیم اوسکے کانوں میں مسجد
کے میناروں پر سے پہنچاتی ہے کہ حَیَّ عَلَی
الصَّلٰوۃ - حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ -
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ
النَّوْم - اَلصَّلٰوۃُ
خَیْرٌ مِّنَ
النَّوْم

تمام شد

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
وگیٹرویسنڈیڈہ	عہ/	طلسم ہوشربا جلد ششم	سے/	سوانح عمری ابو الفضل	۲/
بڑھاپے کی شادی	۱/	" ہفتم	سے/	" بابر بادشاہ	۳/
شراب خراب	۲/	ابن الوقت	عہ/	" تیمور بادشاہ	۳/
شورش عشق	۱۲/	گلشن دانش	۸/	" نورجہان	۲/
دادی کا عاشق	۳/	دام محبت	۳/	" حکیم بو علی سینا	۳/
رزم بزم حصہ اول	عہ/	فسانہ جمیل	۶/	" ملا دو پیازہ	۲/
" " دوم	عہ/	جہانگیر	عہ/	" جیمس واٹ	۲/
سچا یاتری	۱۳/	فسانہ معقول	۸/	" جعفر زٹلی	۳/
بوستان خیال جلد اول	صہ/	فسانہ دلپذیر	۸/	الجزیہ مصنفہ شبلی	۲/
" " دوم	صہ/	طلسم حیرت	۶/	مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم "	۸/
" " سوم	للعہ/	گلشن جانفزا	۶/	صبح امید "	۲/
" " چہارم	للے/	روسی زمیندار	۶/	کتب خانہ اسکندریہ "	۵/
" " پنجم	سے/	ثمرہ دیانت	۱۰/	سوانح عمری مامون رشید "	عہ/
" " ششم	سے/	پانسو لطیفے حصہ اول	۸/	اسلامی کتب خانے "	۲/
" " ہفتم	سے/	" " دوم	۸/	رسالہ الجن والجان سر سید	۵/
" " ہشتم	سے/	انگریزی مذاق کے لطیفے باتصویر	۸/	رسالہ خلق الانسان "	۲/
" " نہم	للعہ/	قوت فیصلہ	۲/	رسالہ ذکر سکندر ذوالقرنین "	۳/
سیر کوہسار ہر دو جلد	سے/	ثبوت واجب الوجود	۱/	تحریر فی اصول تفسیر "	۵/
طلسم ہوشربا جلد اول	سے/	مثنوی صبح عید	۳/	تفسیر احمدی حصہ اول "	سے/
" " دوم	سے/	ربع پارہ عم در چار زبان	۱/	لکچر نیشنل کانگریس لکھنو	۱/
" " سوم	سے/	تواریخ کشمیر اردو	ع	لائٹنر صاحب کا لکچر اسلام پر	۲/
" " چہارم	للعہ/	سوانح عمری رسول مقبولؐ	۶/	آیزک ٹیلر صاحب " "	۲/
" " پنجم	للعہ/	سوانح عمری امام حسینؑ	۳/	لکچر نیشنل کانگریس میرٹھ	۱/

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
مجموعہ لکچر سرسید احمد خان بہادر	عہ	رحم انصاف حالی	ا ر	عجائب الحساب	۸ ر
لکچر سرسید بر اسلام	۱۰ ر	مسدس ننگ خلائق حالی	۲ ر	مقالہ اقلیدس اول دوم	۸ ر
مجموعہ لکچر مولوی نذیر احمد خان	۱۲ ر	مرثیہ حکیم محمود خان مرحوم "	ا ر	اقلیدس کا ضمیمہ	ا ر
ابن الوقت نذیر احمد خان	عہ ر	قصیدہ الفیاثیہ	۱ ر	مشیر نسوان ہر دو حصہ	۱۲ ر
مواعظ حسنہ "	۱۰ ر	چہار گلزار حالی	۳ ر	لذت الحیات	۴ ر
محصنات "	۱۰ ر	مخمس سلیم	۴ ر	رسالہ نور العین	۵ ر
ایامیٰ "	۱۰ ر	مخمس حسرت	۲ ر	معمول احمدیہ حصہ اول	۴ ر
مراۃ العروس "	۸ ر	مسدس سعید	۲ ر	" " دوم	۴ ر
توبۃ النصوح "	۸ ر	جریدہ عبرت	۲ ر	" " سوم	۴ ر
بنات النعش "	۷ ر	نیرنگ خیال	۵ ر	تغذیۃ الصبیان	عہ ر
منتخب الحکایات "	۴ ر	آب حیات	۴ ر	اسلام کی دنیوی برکتیں	۴ ر
اہتمام حسب "	ا ر	دیوان ذوق مکمل	۴ ر	قانون عشق ہر دو حصہ	۱۲ ر
رسم الخط "	۲ ر	فضیلت	۱۲ ر	تاریخ اسپین ہر دو حصہ	عہ ر
چند پند "	۴ ر	تہذیب الاخلاق	۶ ر	لکچر نما سراج الدین	۳ ر
قواعد فارسی "	۳ ر	مکارم الاخلاق	۱۲ ر	لکچر امام غزالی	۶ ر
حیات سعدی "	عہ ر	محاسن الاخلاق	۴ ر	مخمس مجید	۴ ر
مسدس حالی مع ضمیمہ	۹ ر	تعلیم الاخلاق	۸ ر	مثنوی الاخوت	۲ ر
خورد	۴ ر	تعلیم الخصال	۶ ر	گلزار فریدی	۸ ر
مناجات بیوہ حالی	۲ ر	تعلیم الانتظام	۴ ر	جواہر فریدی	۴ ر
حقوق اولاد "	۲ ر	مبادی الانشا حصہ اول	۸ ر	مراۃ العاشقین	عہ ر
شکوہ ہند "	۲ ر	" " دوم	۸ ر	رسالہ دافع الامراض عضو تناسل	۸ ر
برکھارت "	ا ر	" " سوم	۳ ر	رسالہ گر زبانی حساب	ا ر
حب وطن "	ا ر	" " چہارم	۸ ر	زبانی حساب کلاں	۴ ر

المشتہر منشی فضل الدین تاجر کتب قومی و مالک اخبار اشاعت لاہور بازار کشمیری